روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 3 نومبر 2011ء 6 ذی الحج 1432 ہجری 3 نبوت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 250

آغاز نماز

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رخ کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر کہو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحہ حدیث نمبر 602)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

محبت سے بھری ہوئی یاد الٰہی جس کا نام نماز ہے وہ درحقیقت ان کی غذا ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ جی ہی نہیں سکتے اور جس کی محافظت اور نگہبانی بعینہ اس مسافر کی طرح وہ کرتے رہتے ہیں جو ایک دشت بے آب ودانہ میں اپنی چند روٹیوں کی محافظت کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں اور اپنے کسی قدر پانی کو جان کے ساتھ رکھتا ہے جو اس کی مشک میں ہے۔ واہب مطلق نے انسان کی روحانی ترقیات کے لئے یہ بھی ایک مرتبہ رکھا ہوا ہے جو محبت ذاتی اور عشق کے غلبہ اور استیلاء کا آخری مرتبہ ہے اور درحقیقت اس مرتبہ پر انسان کے لئے محبت سے بھری ہوئی یاد الٰہی جس کا شرعی اصطلاح میں نماز نام ہے غذا کے قائم مقام ہو جاتی ہے بلکہ وہ بار بار جسمانی روح کو بھی اس غذا پر فدا کرنا چاہتا ہے وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا جیسا کہ مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اور خدا سے علیحدہ ایک دم بھی بسر کرنا اپنی موت سمجھتا ہے اور اس کی روح آستانہ الٰہی پر ہر وقت سجدہ میں رہتی ہے اور تمام آرام اس کا خدا ہی میں ہو جاتا ہے اور اس کو یقین ہوتا ہے کہ میں اگر ایک طرفۃ العین بھی یاد الٰہی سے الگ ہوا تو بس میں مرا۔ اور جس طرح روٹی سے جسم میں تازگی اور آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء کی قوتوں میں توانائی آ جاتی ہے اسی طرح اس مرتبہ پر یاد الٰہی جو عشق اور محبت کے جوش سے ہوتی ہے مومن کی روحانی قوتوں کو ترقی دیتی ہے یعنی آنکھ میں قوت کشف نہایت صاف اور لطیف طور پر پیدا ہو جاتی ہے اور کان خدا تعالیٰ کے کلام کو سنتے ہیں اور زبان پر وہ کلام نہایت لذیذ اور اجلیٰ اور اصفیٰ طور پر جاری ہو جاتا ہے اور رویائے صادقہ بکثرت ہوتے ہیں۔ جو فلق صبح کی طرح ظہور میں آ جاتے ہیں اور بباعث علاقہ صافیہ محبت جو حضرت عزّت سے ہوتا ہے مبشر خوابوں سے بہت سا حصہ ان کو ملتا ہے۔ یہی وہ مرتبہ ہے جس مرتبہ پر مومن کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا کی محبت اس کے لئے روٹی اور پانی کا کام دیتی ہے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 21 ص 213)

حضور انور کا خطبہ عید الاضحیٰ

مورخہ 7 نومبر 2011ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید الاضحیٰ پاکستانی وقت کے مطابق شام 4:00 بجے لائیو نشر ہوگا۔ جبکہ باقاعدہ نشریات سہ پہر 3:30 منٹ پر شروع ہو جائیں گی۔

تحریک جدید کا نیا سال

امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 4 نومبر 2011ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں تحریک جدید کے نئے سال 78 کا اعلان فرمائیں گے۔

تمام احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حسب روایت حضور انور کے خطبہ جمعہ کے فوراً بعد دفتر وکالت مال اول تحریک جدید کھل جائے گا۔ جو احباب اپنا چندہ تحریک جدید دفتر میں آ کر ادا فرمانا چاہیں وہ دفتر میں تشریف لا کر ادا فرما سکتے ہیں۔ اولین موقعہ پر قربانی پیش کرنے والے احباب کی رپورٹ بغرض دعا حضور انور کی خدمت میں بھجوائی جائے گی۔ احباب کرام سے اولین موقعہ پر قربانی کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی للّٰہی محبت

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10 اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اپنے بھائی کو ایک خط میں لکھتے ہیں کہ ’’جن امور کے لئے میں نے قادیان میں سکونت اختیار کی میں نہایت صفائی سے ظاہر کرتا ہوں کہ مجھ کو حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود کی بیعت کئے ہوئے بارہ سال ہو گئے اور میں اپنی شومئی طالع سے گیارہ سال گھر میں ہی رہتا تھا اور قادیان سے مجبور تھا صرف چند دنوں گاہ گاہ یہاں آتا رہا اور دنیا کے دھندوں میں پھنس کر بہت سی اپنی عمر ضائع کی۔ آخر جب سوچا تو معلوم کیا کہ عمر تو ہوا کی طرح اڑ گئی اور ہم نے نہ کچھ دین کا بنایا اور نہ دنیا کا۔

یہاں میں چھ ماہ کے ارادہ سے آیا تھا (یعنی قادیان) مگر یہاں آ کر میں نے اپنے تمام معاملات پر غور کیا تو آخر یہی دل نے فتویٰ دیا کہ دنیا کے کام دین کے پیچھے لگ کر تو بن جاتے ہیں مگر جب دنیا کے پیچھے انسان لگتا ہے تو دنیا بھی ہاتھ نہیں آتی اور دین بھی برباد ہو جاتا ہے اور میں نے خوب غور کیا تو میں نے دیکھا کہ گیارہ سال میں نہ میں نے کچھ بنایا اور نہ میرے بھائی صاحبان نے کچھ بنایا۔ اور دن بدن ہم باوجود اس مایوسانہ حالت کے دین بھی برباد کر رہے ہیں۔ آخر یہ سمجھ کر کہ کار دنیا کسے تمام نہ کرد، کوٹلہ کو الوداع کہا اور میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں ہجرت کر لوں۔ سو الحمدللہ میں بڑی خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ میں نے کوٹلہ سے ہجرت کر لی ہے اور شرعاً مہاجر پھر اپنے وطن میں واپس اپنے ارادہ سے نہیں آ سکتا۔ یعنی اس کو گھر نہیں بنا سکتا۔ ویسے مسافرانہ وہ آئے تو آئے۔ پس اس حالت میں میرا آنا محال ہے۔ میں بڑی خوشی اور عمدہ حالت میں ہوں۔ ہم جس شمع کے پروانے ہیں اس سے الگ کس طرح ہو سکتے ہیں............

میرے پیارے بزرگ بھائی میں یہاں خدا کے لئے آیا ہوں اور میری دوستی اور محبت بھی خدا ہی کے لئے ہے۔ میں کوٹلہ سے الگ ہوں۔ مگر کوٹلہ کی حالت زار سے مجھ کو سخت رنج ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو ہماری ساری برادری اور تمام کوٹلہ والوں کو سمجھ عطا فرمائے کہ آپ سب صاحب (۔) کے پورے خادم بن جائیں اور ہم سب کا مرنا اور جینا محض اللہ ہی کے لئے ہو۔ ہم خداوند تعالیٰ کے پورے فرمانبردار (۔) بن جائیں۔............ ہماری شرائط بیعت میں ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے شکر گزار ہوں، اس کی پوری اطاعت کریں۔ یہی چیز مجھ کو یہاں رکھ رہی ہے کہ جوں جوں مجھ میں ایمان بڑھتا جاتا ہے اسی قدر دنیا ہیچ معلوم ہوتی جاتی ہے اور دین مقدم ہوتا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ اور انسان کے احسان کے شکر کا احساس بھی بڑھتا جاتا ہے اسی طرح گورنمنٹ عالیہ کی فرمانبرداری اور شکرگزاری دل میں پوری طرح سے گھر کرتی جاتی ہے۔

(رفقاء احمد جلد 2 صفحہ 126 تا 129)

(روزنامہ الفضل یکم جون 2004ء)

مکرم رانا ظہیر احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی کا پانچواں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی کو اپنا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ 17 اور 18 ستمبر 2011 کو احمدیہ مشن ہاؤس ’’بیت التوحید‘‘ واقع سان پیتروان کازالے (San pietro in casale) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

حسب روایت اجتماع کی تیاری کا آغاز کافی دن پہلے ہی کر دیا گیا تھا۔ مختلف مجالس سے آئے ہوئے خدام نے وقار عمل میں حصہ لیا اور مارکی تیار کی۔ مارکی اور سٹیج کو رنگ برنگے بینروں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

اجتماع کا آغاز پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا، مکرم آفتاب احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ اٹلی نے خدام الاحمدیہ کا جبکہ مکرم عبد الفاطر ملک صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے اٹلی کا پرچم لہرایا۔ اس کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم Othmane Ghallaoui صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم اطہر الاسلام صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم آفتاب احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے عہد دہرایا۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ اٹلی نے افتتاحی خطاب فرمایا اور حاضرین کو نصائح فرمائیں۔

افتتاحی خطاب کے بعد ورزشی مقابلہ جات فٹ بال۔ کرکٹ، والی بال، رسہ کشی، کلائی پکڑنا وغیرہ کا آغاز ہوا۔ جس میں تمام خدام نے بھرپور جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب نے مکرم اصغر علی صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھایا جو دو روز قبل پاکستان میں ایک ٹریفک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے تھے۔ مرحوم صدر جماعت احمدیہ روم Rome اور سابق جنرل سیکرٹری و سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ اٹلی تھے۔ اور ایک فدائی احمدی اور خوش مزاج انسان تھے۔

بعدۂ خدام کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ شام کو مجلس سوال و جواب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اس مجلس میں مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے سوالات کے جوابات دیئے جن کا مکرم عبد الفاطر ملک صاحب نے اٹالین میں رواں ترجمہ کیا۔ مجلس سوال و جواب کے بعد کھانا پیش کیا گیا اور اس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد اور درس قرآن کریم سے کیا گیا۔ ناشتہ کے بعد دوبارہ ورزشی مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا۔ یہ مقابلے دوپہر تک جاری رہے۔ جن کے بعد کھانے اور نماز ظہر و عصر کا وقفہ ہوا۔

نماز ظہر وعصر کے بعد تلقین عمل کے ضمن میں مکرم مربی صاحب نے مالی قربانی کی اہمیت پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کا احباب پر اتنا اثر ہوا کہ تقریر کے آخر پر اٹلی میں بیت الذکر کی تعمیر کیلئے چالیس ہزار یورو سے زائد کے وعدے اور تین ہزار یورو سے زائد نقد وصولی ہوگئی۔

بعد ازاں اختتامی سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم اور عہد کے بعد مکرم آفتاب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی نے خطاب فرمایا۔ معاً بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔

آخر میں مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے مالی قربانی کے حوالہ سے خطاب کیا۔ اختتامی خطاب کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ اس طرح اس بابرکت اجتماع کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احباب جماعت کو اجتماع کے حقیقی اغراض و مقاصد پر عمل کرنے کی توفیق دے اور احمدیت کو ساری دنیا پر غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

مجلس مشاورت کی عزت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

ہماری جماعت کو سمجھنا چاہئے کہ ہماری مجلس شوریٰ کی عزت ان بنچوں اور کرسیوں کی وجہ سے نہیں ہے جو یہاں بچھی ہیں بلکہ عزت اس مقام کی وجہ سے ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اسے حاصل ہے۔......اسی طرح آج بیشک ہماری یہ مجلس شوریٰ دنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہو گا جو اس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہو گا کیونکہ اس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ بھی اس پر فخر کرتا۔ اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اس پر فخر کریں گے۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 ص 275)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محترم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

’’وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو‘‘

زیرنظر مضمون کا عنوان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک نظم کا پہلا مصرع ہے۔ اس نظم میں حضور نے جماعت کو وقت کی انتہائی قدر و قیمت اور عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے پیغام اور نصائح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ انت الشیخ المسیح الذی لایضاع وقتہ کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا اور سراسر ایمان افروز اور پُرمعرفت کتاب ’’مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین‘‘ کے صفحہ 42 سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا خطبہ جمعہ شروع ہوتا ہے جو آپ نے 1910ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔ اس پُرعلم و حکمت خطبے میں آپ نے سورۃ العصر کی نہایت ہی حقیقت افروز اور پُراثر تفسیر بھی بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’موجودہ حالت میں میں دیکھتا ہوں کہ کچھ امراء ہیں کچھ علماء اور سجادہ نشین ہیں اور کچھ وہ نوجوان ہیں جو قوم کے لئے کالجوں میں تعلیم پانے کی تیاریاں کررہے ہیں۔ جب عملی رنگ میں یہی لوگ مذہبی امور میں سست ہوں تو عوام مخلوق کا کیا حال ہوسکتا ہے۔ اس لئے سورۃ العصر میں نے پڑھی ہے اور میرا مطلب اس میں یہ ہے کہ زمانہ جس طرح پر تیزی سے گزر رہا ہے اسی طرح ہماری عمریں تیزی سے گزر رہی ہیں۔...... اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ شریف میں جہاں انسانی عمر کے اس طرح تیزی سے گزرنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اس سورۃ میں اس کا علاج بتایا ہے کہ تمہیں زمانہ کی پروا نہیں اگر ہمارا حکم مان لو۔ اس حکم کی تعمیل سے تم زندہ جاوید ہو جاؤ گے اور وہ یہ ہے کہ آپ مومن بنو اور اعمال صالحہ کرو۔ دوسرے کو مومن بناؤ اور حق کی وصیت کرو۔ حق کے پہنچانے میں تکالیف سے نہ ڈرو اور صبر و استقلال سے کام لو۔ اس علاج پر اگر مومن عمل کرے اور اس کو اپنا دستور العمل بنالے تو یقیناً یقیناً وہ ہمیشہ کی زندگی پالے گا۔ بہرحال یہ سورۃ العصر وہ سورۃ کریمہ ہے کہ جب صحابہ کرامؓ آپس میں ملتے تھے تو اس کو پڑھ لیا کرتے تھے۔ آج تم اور ہم بھی ملے ہیں اور نہیں معلوم آئندہ ہمیں ملنے کا موقعہ ہوگا یا نہیں۔ اس لئے میں نے اس سنت پر عمل کرنے کی نیت سے اس سورۃ کو پڑھا ہے اور میں نے چاہا ہے کہ وصیت الحق کے طور پر تمہیں سنادوں‘‘۔

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین ص46)

جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ العصر کے ابدی بیان اور مندرجہ بالا مبارک اقتباس سے ظاہر ہے۔ انسانی عمر تیزی سے رواں دواں ہے اور انسان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ اس محدود وقت سے بھرپور فائدہ اٹھالے اور خود بھی ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بجالائے اور دوسروں کو بھی صبر اور استقامت کے ساتھ حق کی نصیحت کرتے ہوئے اپنی مستعار زندگی کو کام میں لائے تو یہ فانی زندگی بالآخر کامگاری کی منزل سے ہمکنار ہوجائے گی۔

وقت ضائع کرنے کے اصل معنی کیا ہیں؟

کسی صاحب دانش و عرفان نے یہ بہت پتے کی بات کہی ہے کہ عام طور پر کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنا وقت ضائع کررہا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وقت اس شخص کو ضائع کررہا ہوتا ہے۔ یعنی وقت سے فائدہ نہ اٹھانے والا نادان شخص وقت کو تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا الٹا وہ وقت گنوا کر اپنی زندگی کو تعمیری اور کامیاب بنانے کے مواقع کو ضائع کررہا ہوتا ہے اور ناکامی کا شکار بن رہا ہوتا ہے۔

ایک اور دانشور نے وقت گزرنے کی مثال برف کے پگھلنے سے دی ہے۔ فرمایا کہ جس طرح برف کی سل لحظہ بہ لحظہ پگھل کر کم ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح وقت بھی لازماً لمحہ لمحہ کرکے گزرتا جاتا ہے اور اس طرح انسان کی زندگی بھی لمحہ لمحہ کم ہوتی جاتی ہے۔ گزرا ہوا وقت کبھی ہاتھ نہیں آتا اس لئے وقت سے بروقت فائدہ اٹھانا ہی عقلمندی ہے۔

دنیا میں سب سے قیمتی چیز

ڈاکٹر شبیر احمد (مقیم امریکہ) اپنے ایک مضمون میں امریکہ کے مشہور عالم موجد ٹامس ایڈیسن کے متعلق تحریر کرتے ہیں:۔

’’زندگی کے آخری ایام میں ٹامس ایڈیسن سے پوچھا گیا دنیا میں سب سے قیمتی شے کیا ہوتی ہے؟...... ایڈیسن بولا ’’ٹائم! آپ ایک ملین ڈالر دے کر گزرا ہوا منٹ نہیں خرید سکتے‘‘۔

(از مضمون مطبوعہ ’’نوائے وقت‘‘ 26 مارچ 2006ء ص4 کالم نمبر3)

ایک تمثیل

بائبل میں وقت کی قدر نہ کرنے والوں کی ایک تمثیل بیان ہوئی ہے۔ دس کنواریاں اپنی مشعلیں لے کر ایک دولہا کے استقبال کے لئے نکلیں ان میں سے پانچ بیوقوف تھیں اور پانچ عقلمند۔ بیوقوف کنواریوں نے اپنی مشعلیں لیں لیکن (وقت پر) ان میں تیل نہ ڈالا۔ عقلمند کنواریوں نے اپنی مشعلیں ہر طرح سے تیار رکھیں۔ دولہا نے دیر لگائی۔ سب اونگھنے لگیں اور سو گئیں۔ آدھی رات کو شور ہوا دیکھو دولہا آ گیا۔ اس کے استقبال کو نکلو ’’سب کنواریاں اپنی مشعلیں درست کرنے لگیں ...... بیوقوف کنواریاں تیل خریدنے دوڑیں۔ جب وہ جارہی تھیں تو دولہا آ گیا جو تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی کے جلوس میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند ہوگیا (بیوقوف اور وقت ضائع کرنے والی کنواریاں محروم رہ گئیں)

(متی کی انجیل باب 25 کی پہلی تمثیل)

سچ ہے ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

ابھی بہت وقت پڑا ہے

بعض نوجوانوں میں یہ عادت عام ہوتی ہے کہ وہ آرام پسندی اور تن آسانی کی وجہ سے کہہ دیتے ہیں ’’ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ یہ کام بعد میں کرلیں گے‘‘۔ لیکن عقلمند اور دوراندیش انسان موقع کو غنیمت جانتا ہے اور ’’پہلے کام اور پھر آرام‘‘ کے اصول کو اپنا کر بہت آگے نکل جاتا ہے۔ انگریزی میں ایک خوبصورت اور سبق آموز محاورہ ہے۔

Take Opportunity from the forelock as it is bald from behind.

یعنی موقع سے شروع میں ہی فائدہ اٹھالیں کیونکہ اس کا آخری حصہ گویا گنجا ہوتا ہے۔ یعنی وقت اور موقع اسی طرح گزرتے گزرتے گزر جاتا ہے اور پھر کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے گلستان کے آخری باب میں یہ قابل غور فکر بیت درج کیا ہے۔ ؎

ہزار بار چراگاہ خوشتر از میداں
ولیک اسپ ندارد بدست خویش عناں

ہزار درجہ ایک چراگاہ میدان خشک سے بہتر ہے لیکن افسوس کہ گھوڑے کی لگام خود اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

وقت کی کمی کا عذر

بعض لوگوں کو یہ شکایت رہتی ہے کہ ان کے پاس اتنا وقت نہیں کہ زیادہ کچھ کرسکیں۔ اصل میں زیادہ کچھ کرسکنے کے لئے وقت سے فائدہ اٹھانے اور وقت کو صحیح رنگ میں استعمال کرنے کا سلیقہ جاننا چاہئے۔ خاکسار نے ایک دفعہ Reader's Digest میں یہ خوبصورت قول پڑھا تھا۔

If you have enough to put in, A day has a hundred pockets.

مطلب یہ کہ اگر آپ کے پاس کرنے کے لئے بہت سے کام ہیں تو یاد رکھیں کہ ایک ایک دن کے پاس مختلف کاموں سے بھرنے کے لئے سو سو جیبیں (گنجائشیں) موجود ہیں (آپ ہمت تو کریں) اصل بات یہ ہے کہ مختلف کاموں کو عمدگی سے بجالانے کے لئے اچھی اور مربوط منصوبہ بندی ضروری ہے ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیمی اداروں میں ٹائم ٹیبل کی وجہ سے تقریباً پانچ چھ گھنٹے کے اوقات میں طلباء کو روزانہ مناسب مقدار میں تمام مضامین پڑھا دیئے جاتے ہیں۔ تفریح اور کھیل کود اس کے علاوہ ہے۔ یہی حال مختلف دفتروں، بینکوں اور کارخانوں کا ہے جہاں روزانہ بیشمار کام سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ اصل بات خوش نیتی اور بلند ہمتی کی ہے۔

قائداعظم کی زندگی کا ایک سبق آموز واقعہ

قائداعظم جن کا راہنما اصول تھا ’’کام، کام اور کام‘‘ کی زندگی کا ایک واقعہ ہم نے سکول میں ایک انگریزی کی کتاب میں پڑھا تھا۔ خلاصہ جس کا یہ ہے کہ قائداعظم نے ایک دفعہ اپنے حجام کو اگلے روز صبح ایک معین وقت پر آنے کو کہا لیکن وہ حجام مقررہ وقت سے صرف چند منٹ لیٹ پہنچا تو قائداعظم نے اسے یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ انہوں نے مختلف کاموں اور اوقات کے لحاظ سے جو Schedule (شیڈیول) ترتیب دیا تھا اس حجام کے چند منٹ تاخیر سے آنے کی وجہ سے وہ سارا پروگرام درہم برہم ہوگیا ہے۔ یہ مثال بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سوچے سمجھے پروگرام اور پابندئ وقت سے انسان بہت زیادہ کام کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔

ایک وقت میں دو دو کام

حضرت مسیح موعود اور خلفائے کرام نے ہمیں وقت کو بابرکت اور پُرلذت بنانے کا ایک قیمتی نسخہ تعلیم فرمایا ہے۔

دست باکار دل بایار

اس کی ایک دلنشیں مثال حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کی زندگی سے ملتی ہے۔ سابق امام بیت فضل لندن محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق تحریر کرتے ہیں:۔

’’میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ انگلستان میں جب گرمیوں کے موسم میں دن بہت لمبے اور راتیں بہت چھوٹی یعنی محض چند گھنٹوں کی ہوتی ہیں تب بھی آپ نے نماز تہجد اور نماز فجر کی بروقت ادائیگی کا التزام رکھا...... ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید کے لئے یوں تو آپ کا ہر لمحہ وقف تھا لیکن بطور خاص روزانہ دو میل کی سیر کے دوران درود شریف اور تسبیحات کا ورد فرماتے اس لئے سیر کے دوران کسی کی معیت

پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ کی کیفیت صحیح معنوں میں دست در کار دل بایار کی ہوا کرتی تھی''۔

(از ماہنامہ انصاراللہ نومبر، دسمبر 1985ء ص 78,79)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا کیا خوبصورت اور روح پرور شعر ہے۔

اے خوشا دل بیار دست بکار
لہر در لہر شاد کام چلو

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو

حضرت مصلح موعود نے 1920ء میں نونہالان جماعت کی راہنمائی اور تربیت کے لئے طویل اور حد درجہ اثر انگیز نظم لکھی تھی۔ مندرجہ بالا دینی عنوان اسی دلپذیر نظم کا ایک مصرع ہے انسان کے بچپن سے لے کر بڑھاپے تک عمر کے جتنے بھی ادوار آتے ہیں۔ صحت و تندرستی اور عزم و ہمت کے لحاظ سے نوجوانی ان میں عمر کا بہترین حصہ ہے جسے انگریزی میں Hey-Day of Youth کہتے ہیں۔ عمر کا یہ حصہ واقعی نعمت عظمیٰ ہے اور عمر کے دوسرے ادوار سے بہت ممتاز۔ بہرحال یہ عرصہ بھی محدود ہوتا ہے اس لئے جوانوں کو اس کی قدر پہچاننی چاہئے۔ حضرت شیخ سعدی کی شہرۂ آفاق کتاب گلستان سعدی کے باب 8 سے یہ دو پُر حکمت اشعار کا ترجمہ اپنے ہونہار نوجوانوں کی نذر ہے۔

فرماتے ہیں:۔

اگر ہر رات قدر کی رات ہوتی تو شب قدر کی یقیناً کوئی قدر نہ رہتی اگر تمام پتھر لعل بدخشاں (نہایت اعلیٰ قسم کے لعل) بن جاتے تو لعل کی قیمت اور معمولی پتھر کی قیمت برابر ہوتی۔

جوانی کا وقت ہی اصل زمانہ ہے

اس حقیقت کے لئے کسی لمبی چوڑی دلیل کی ضرورت نہیں کہ خوب کام اور تگ و دو کرنے، مشقت اٹھانے اور زندگی کو سنوارنے کا بہترین وقت عہد جوانی ہے۔ زندگی میں جن عظیم لوگوں نے علم و عمل میں بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں اور قوم و وطن کے لئے بہترین خدمات انجام دی ہیں انہوں نے اپنی نوجوانی اور جوانی کے ایام سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور بڑی محنتیں اور کوششیں کی ہیں بلکہ اپنے جذبہ اور اولوالعزمی کی وجہ سے ان کی رات دن محنت کا یہ سلسلہ بڑھاپے بلکہ آخری دم تک جاری وساری رہتا ہے۔

اس سلسلہ میں ہماری جماعت کے مشاہیر اور بزرگوں کی حیرت انگیز اور قابل رشک مثالیں موجود ہیں۔

حضرت مولانا نورالدین کا تحصیل علم کے لئے سفر

فرمایا ''اللہ تعالیٰ میرے باپ پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ کو اس وقت جبکہ میں تحصیل علم کے لئے پردیس کو جانے لگا فرمایا اتنی دور جا کر پڑھو کہ ہم میں سے کسی کے مرنے جینے سے ذرا بھی تعلق نہ رہے''۔

(مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین حصہ عطر مجموعہ ص 174)

حضرت مصلح موعود کی سخت محنت اور کام

حضرت مصلح موعود اپنے لیکچر منہاج الطالبین میں فرماتے ہیں:۔

''جو دوست جلسہ پر آتے ہیں وہ تو سمجھتے ہوں گے کہ میں نے دو دن لیکچر دیا تو یہ کونسا بڑا کام ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ اس لیکچر کے لئے مجھے کس قدر مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ جو مسئلہ میں بیان کرتا ہوں اس کے متعلق مختلف مذاہب کے لوگوں کے خیالات معلوم کرنے کے لئے مجھے بہت کچھ ورق گردانی کرنی پڑتی ہے۔ یہی لیکچر جو میں آج دینا چاہتا ہوں اس کی تیاری کے لئے میں نے کم ازکم بارہ سو صفحے پڑھے ہوں گے۔ ان میں سے میں نے بہت ہی کم کوئی بات بطور سند کے لی ہے اور یہ صفحات میں نے محض خیالات کا موازنہ کرنے کے لئے پڑھے ہیں۔ یہ درست ہے کہ میرے دماغ میں جو باتیں آتی ہیں محض خدا کے فضل سے آتی ہیں۔ مگر خدا کے فضل کے جاذب بھی ہونے چاہئیں اور اس کے لئے فکر کی ضرورت ہوتی ہے، مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے، مراقبہ کی ضرورت ہوتی ہے پس یہ لیکچر ایک دن کی تقریر نہیں ہوتی بلکہ لمبے غور، لمبے فکر اور لمبے مطالعہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (انوارالعلوم جلد 9 ص 158)

سلام بحیثیت طالبعلم کیمبرج یونیورسٹی

(1946ء بعمر 20 سال)

پاکستان کے ایک سینئر اور قابل سائنسدان ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب ڈاکٹر عبدالسلام میں تحریر کرتے ہیں۔

سلام کیمبرج میں روزانہ چودہ تا سولہ گھنٹے لگاتار کام کیا کرتے تھے ان کا مطالعہ بہت وسیع و عمیق تھا۔ وہ نہ صرف علوم ریاضی وطبیعات کا مطالعہ کرتے تھے بلکہ تاریخی کتب بھی ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ خصوصاً تاریخ اسلام۔ اسلامی تہذیب و ثقافت تاریخ ہند اور تاریخ اقوام عالم، یہاں انہوں نے دنیا کی تمام مذہب کی الہامی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا......انہوں نے اپنے تین سالہ Tri Po's (کیمبرج میں آنرز ڈگری کا امتحان ٹرائی پاس) دو ہی سالوں میں مکمل کرلیا اور بغیر کسی مشکل کے Wrangler (کیمبرج کا فرسٹ ڈویژن میں کامیاب آنرز گریجوایٹ) بن گئے۔ (ص 38,39)

ممتاز طالبعلم اسی یونیورسٹی کا لیکچرار بن گیا

(1954ء بعمر 28 سال)

ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب ڈاکٹر عبدالسلام میں لکھتے ہیں۔

عبدالسلام برصغیر ہندو پاک بلکہ اسلامی دنیا کے پہلے سائنسدان تھے جنہیں کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچرار کے عہدے کی پیشکش کی گئی تھی۔

(ص 59)

قارئین کرام! یہی پاکستانی سپوت ڈاکٹر عبدالسلام 1961ء میں جبکہ ان کی عمر فقط 35 سال تھی صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے علم و فضل اور زندگی میں اعلیٰ مناصب وتمکنت سب محنت شاقہ کے طفیل اور مرد مرتاض بن کر حاصل کئے۔ آپ کی صاحبزادی ڈاکٹر عزیزہ رحمان اور ان کی ہمشیرہ بشریٰ باجوہ صاحبہ کا ایک قیمتی اور معلومات افزاء مضمون ''سلام خدا کا بندہ۔ عبدالسلام'' جماعت احمدیہ کینیڈا کے انگریزی مجلّہ احمدیہ گزٹ بابت مارچ 1999ء میں شائع ہوا تھا۔ (جس کا آزاد ترجمہ خاکسار نے ''الفضل'' ربوہ کے لئے کیا تھا) متذکرہ مضمون میں ڈاکٹر عزیزہ رحمان اور آپ کی ہمشیرہ بشریٰ باجوہ صاحبہ لکھتی ہیں۔

ہمارے والد محترم نے ہمارے لئے جو ایک عظیم ورثہ چھوڑا ہے وہ کتابوں کا خزانہ اور مطالعہ کی محبت ہے......انہیں نئی اور پرانی کتابیں خریدنے سے پیار تھا۔ باتھ روم سمیت ہمارے گھر میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں کتابوں سے بھری الماریاں نہ ہوں۔ ہمارے والد محترم دنیا بھر کے سفر سے واپسی پر جو سوٹ کیس لے کر آتے وہ کتابوں کے بوجھ سے پھٹ رہا ہوتا تھا اور میری والدہ محترمہ اس فکر میں غلطاں رہتیں کہ ان کو کہاں سمیٹا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہمیں یہ زندگی بخش پیغام دیتے ہیں۔

منزلیں دے رہی ہیں آوازیں
صبح محو سفر ہو، شام چلو

سر ظفراللہ صاحب کی ایک اور مثال

اس وقت خاکسار کے سامنے نوائے وقت لاہور مورخہ 17 نومبر 1963ء کے ایک صفحہ کی فوٹوسٹیٹ موجود ہے جس پر برصغیر کے معروف اور بزرگ صحافی ملا واحدی کا ایک مضمون بعنوان ''چوہدری ظفراللہ خان کا اپنی جماعت سے عشق'' شائع شدہ ہے۔ اس مضمون میں ملا واحدی نے حضرت چوہدری صاحب کے ساتھ اپنی دو تین ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک ملاقات میں نسبتاً تفصیلی ذکر موجود ہے۔

اس زمانہ میں چوہدری صاحب پاکستان کے وزیر خارجہ تھے۔ آیئے اس قابل ذکر ملاقات کا ایک پُر لطف حصہ پڑھتے ہیں۔

اپنے ساتھ حضرت چوہدری صاحب کی گفتگو کو ملا واحدی نے اپنے مضمون کے لئے یوں قلمبند کیا ہے۔ (چوہدری صاحب نے فرمایا)

میں جب امریکہ اور یورپ میں ہوتا ہوں تو تعطیلات میں دیہاتوں کی طرف چلا جاتا ہوں اور (دعوت الی اللہ) کرتا ہوں، دیہاتوں میں بیشمار دوست ہیں اور ٹھہرنے کے ٹھکانے ہیں۔ مجھے اور کوئی شوق نہیں ہے۔ سینما اور سینما کی قسم کی چیزوں سے واسطہ نہیں رکھتا۔ ڈنروں اور لنچوں میں بھی اس لئے شریک ہوجاتا ہوں کہ فرائض منصبی مجبور کرتے ہیں ورنہ حقیقتاً دلچسپی دو ہی کاموں سے ہے۔ یا فرائض منصبی کی ادائیگی سے یا (دعوت الی اللہ) سے۔ چوہدری صاحب قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک احمدیت کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ چوہدری صاحب کے کمرے کی چاروں دیواریں چھت تک کتابوں سے پٹی پڑی تھیں اور الماریوں میں کتابیں ہی کتابیں تھیں۔ یہ غالباً قانون اور سیاست کی کتابیں تھیں مگر میز کے قریب گھومنے والی الماری میں خاص احمدی لٹریچر تھا۔ چوہدری صاحب الماری گھماتے تھے اور کبھی یہ کتاب نکال لیتے تھے اور کبھی وہ کتاب نکال لیتے تھے۔ ایک کتاب نکالی جس میں مرزا غلام احمد صاحب کا منظوم کلام تھا۔ اسے چوہدری صاحب نے پڑھا تو چشم پُرآب ہوگئے۔......''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت لاہور مورخہ 17 نومبر 1963ء)

حضرت مسیح موعود کا ارشاد

فرمایا متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کردیتے ہیں جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا و مافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں۔

(الفضل 7 جون 2011ء ص 6)

ملگجی ہو رہی ہے شام چلو!

انسانی زندگی کو خالق حقیقی نے مختلف ادوار میں ڈھال رکھا ہے۔ بچپن کے کمزور اور نازک دور کے

بعد بھاگنے دوڑنے اور لکھنے پڑھنے کے آغاز کا دور یعنی لڑکپن اور پھر قوت وامنگ اور ترقی و ترنگ کا زمانہ جوانی جو کافی عرصہ چلتا ہے اور قدرت کی طرف سے انسان کو بھرپور کوشش سے کام لینے اور ترقی وعروج حاصل کرنے کا کافی لمبا وقت اور موقع عطا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ انسانی قویٰ ضعف و اضمحلال کا شکار ہونے لگتے ہیں لیکن باہمت و باصفا اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور نصرت پر یقین رکھنے والا انسان علم وعمل اور سعادت وخدمت کے راستے پر حتی الوسع گامزن رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کی شکر گزاری اور پاسداری کرتا چلا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہمیں یوں تلقین عزم وعمل فرماتے ہیں:۔ ؎

کہہ رہا ہے خرام باد صبا
جب تلک دم چلے مدام چلو

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے

حضرت سرور کائنات ﷺ نے جن پانچ نعمتوں کا وقت ڈھل جانے سے پہلے پہلے فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی ہے ان میں سے ایک صحت کی نعمت کا زمانہ ہے۔ عمر اور علالت کی وجہ سے انسانی قویٰ پر زبردست منفی اثر پڑتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنی جوانی اور بڑھاپے کے زمانے کا فرق بیان فرمایا ہے۔

"میں جوانی کے عالم میں جبکہ جہلم کا دریا خوب چڑھا ہوا ہوتا تھا تیر کر پار چلا جاتا تھا"۔

(مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین حصہ عطر مجموعہ ص185)

قویٰ مختلف ہوتے ہیں زمانہ طالب علمی میں کئی کئی وقت کھانا نہیں کھاتا تھا اور کوئی ضعف و نقاہت قطعاً محسوس نہیں ہوتا تھا۔

(حصہ عطر مجموعہ ص186,185)

میں کسی زمانہ میں ایک بڑے امیر کے ساتھ اس کے باغ میں گیا۔ باغ میں سے اس امیر نے اپنے ہاتھ سے بادام توڑ کر مجھے دیئے۔ میں نے بادام دانت سے توڑ توڑ کر کھانے شروع کئے۔ اس امیر (راجہ کشمیر) نے میری طرف بڑی حیرت سے دیکھا۔ یا آج یہ حالت ہے کہ چھوہارہ اور انگریزی مٹھائی (Sweet ۔ ناقل) نہیں کھا سکتا"۔

(حصہ عطر مجموعہ ص224)

کتنا سچا فرمان ہے دنیا کے سب سے بڑے رسول حکیم ﷺ کا ؎

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے
جوانی، بڑھاپے کی زحمت سے پہلے

(مسدس حالی)

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے

قرآن کریم نے یہ اٹل قانون قدرت بیان فرمادیا ہے۔

یعنی ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔

(سورۃ الانبیاء آیت نمبر 36)

اور موت ایسی حقیقت ہے جس کا علم کسی انسان کو نہیں ہوتا اس لئے ہر وقت موت کو یاد رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔

(بحوالہ الفضل 18 دسمبر 1995ء)

انجام بخیر کی فکر اور دعا

قرآن کریم نے اہل ایمان کو یہ دعا سکھلائی ہے۔ وتوفنا مع الابرار اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے یعنی نیکوکاروں کے زمرہ میں شامل کر کے موت دے۔ نیک فطرت اور خدا ترس بندہ اپنے انجام بخیر کی فکر رکھتا ہے۔ خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طالبعلم تھے تو اس زمانہ میں وقتاً فوقتاً حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے علم و عرفان سے پُر اور نصیحت آموز مضامین روزنامہ الفضل میں دیکھنے اور پڑھنے کی توفیق وسعادت حاصل ہوتی رہتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب عموماً اور اپنی عمر کے آخری سالوں میں خاص طور پر انجام بخیر ہونے کی دعا پر بہت زور دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو ایک نہایت ہی کامگار و کامیاب زندگی عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے رحم کے ساتھ آپ کا انجام بھی آپ کی آرزو اور دعا کے مطابق بخیر اور مبارک ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے درجات بلند سے بلند فرمائے۔ آمین

ایک حوالہ "حیات بشیر" مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) سے پیش کیا جاتا ہے۔

1958ء کے شروع میں آپ نے نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں کے زیر عنوان ایک قیمتی مضمون لکھا اور اس کے آخر میں تحریر فرمایا کہ یہ مضمون میں نے جنوری کے آغاز میں شروع کیا تھا مگر اعصابی تکلیف اور احساس بے چینی کی وجہ سے اسے جلد ختم نہ کر سکا بلکہ آہستہ آہستہ لکھ کر اور اوپر تلے کئی دنوں کا ناغہ کر کے قریباً ایک ماہ میں آج ختم کیا ہے اور پھر بھی میری خواہش کے مطابق مکمل نہیں ہوا۔ حالانکہ صحت کے زمانہ میں ایسا مضمون قریباً ایک گھنٹہ میں لکھ لیا کرتا تھا۔ لہٰذا اپنے لئے بھی دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے آخر عمر تک یعنی "زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند" خدمت دین کی توفیق دیتا رہے اور میری کمزوریوں کو معاف فرمائے اور انجام بخیر ہو۔

(الفضل 8 فروری 1958ء بحوالہ حیات بشیر ص142)

ہم سب کو بھی اپنے قابل فخر بزرگوں کی پیروی میں کامیاب زندگی، مقبول خدمات اور انجام بخیر کی فکر اور دعا کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نصرت کا امیدوار رہنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جانے والے بزرگوں، عزیزوں اور احباب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے ہمیشہ دعا گو رہنا چاہئے۔

مومن خان جیسے نیک فطرت شاعر نے اپنے دیوان کی پہلی غزل کا مقطع یوں رقم کیا ہے۔ ؎

زمانہ مہدیٔ موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

اور مومن خان مومن نے بوقت نزع یہ پُر درد اور پُر اثر شعر کہا تھا۔ ؎

دعائے خیر سے روح حزیں کو شاد کریں
ہمارے بعد بھی احباب ہم کو یاد کریں

صداقتوں کی آواز

زمینِ عشق پہ جب پیار کی نمو پھیلی
تو دل میں خواب بسانے کی آرزو پھیلی

فضائیں مہکیں ہواؤں میں پھول کھِلنے لگے
جب اس کے حسن کی ساروں میں گفتگو پھیلی

شہر میں سب ہی تھے اس کی نظر کے دیوانے
ہر ایک دل میں فقط اس کی جستجو پھیلی

جہاں میں زیست کے سب سلسلے سنورنے لگے
جمالِ یار کی خوشبو جو کُو بہ کُو پھیلی

ہر ایک دور کو جس نے یقیں سے مہکایا
صداقتوں کی وہ آواز چار سُو پھیلی

اس آفتاب سے جس نے بھی روشنی پائی
پھر اُس کی شان ستاروں کے رُوبرو پھیلی

عبدالصمد قریشی

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا کلام

1952-53ء کے زمانہ میں، جب ہم لوگ ابھی ادب شناسی کی آنکھیں کھول رہے تھے ربوہ میں مکرم مولوی ظفر محمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کی نظموں کا بہت شہرہ تھا۔ مولوی صاحب موصوف احمد نگر میں رہتے تھے۔ اس لئے ان سے روشناسی نہ ہوسکی۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور اباجی اور مولوی صاحب تینوں کلاس فیلو تھے اور ہمارے گھر میں مولوی صاحب کا چرچا بھی رہتا تھا مگر کچھ ایسا حجاب آڑے آتا رہا کہ باوجود ان کی بعض نظموں کو پسند کرنے کے ان سے ملاقات کی جرأت نہ ہوئی۔ اور سب سے زیادہ قلق اس بات کا ہے کہ مولوی صاحب کے حین حیات میں ان سے تعارف ہی حاصل نہ ہوسکا۔ اب جب ان کے مجموعہ کلام پر کچھ لکھنے بیٹھا ہوں تو پرانی باتیں یاد آرہی ہیں اور اپنی کوتاہی پر افسوس ہورہا ہے کہ اتنے نابغہ وجود سے ملاقات کا شرف کیوں حاصل نہ کیا!

مکرم مولوی ظفر محمد ظفر صاحب ڈیرہ غازیخان کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد صاحب نے 1903ء میں احمدیت قبول کی۔ وہ زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتے تھے مگر ذاتی شوق سے عربی فارسی کے علوم کی تحصیل کی۔ یہی ذوق ان کے خلف رشید، مولوی ظفر محمد صاحب کو ورثہ میں ملا۔ آپ عربی، فارسی اور اردو کے فاضل تھے۔ مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوکر سلسلہ کی خدمت میں مستعد رہے۔ ہم نے اپنی ہوش میں انہیں جامعہ احمدیہ کے استاد کی حیثیت سے ہی جانا پہچانا۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کا رسالہ الفرقان جماعت کا فکری ترجمان سمجھا جاتا تھا۔ مکرم مولوی صاحب کی اکثر نظمیں الفرقان میں شائع ہوتی تھیں۔ الفضل میں بھی ان کی نظمیں احترام سے چھاپی جاتی تھیں۔

یہ بات ہر شخص کے علم میں ہے کہ قادیان سے ہجرت کرنا، بہت بڑا سانحہ تھا۔ تمام بزرگ حتیٰ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی قادیان کے فراق میں آہیں بھرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بموجب قادیان واپس جانے کی تمنائیں کرتے تھے مگر ان کی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا نہ ہوا اور وہ قادیان میں دوبارہ حاضر نہ ہوسکے۔ مولوی صاحب کی جس نظم نے بہت شہرہ حاصل کیا وہ ان کی درویشان قادیان والی نظم تھی۔ چھوٹے بڑے یہ نظم گنگناتے پھرتے تھے۔ ؎

بہت بڑا ہے تمہارا مقام درویشو!
کرو قبول ہمارا سلام درویشو!

اس کے ساتھ ان کی ایک اور نظم نے بھی قبول عام کی سند حاصل کی۔

نہ بھر آہیں فراق قادیاں میں
نہ ہو مصروف یوں آہ و فغاں میں
خدا کے کام بے حکمت نہیں ہیں
ہوا ہے مبتلا تو کس گماں میں

رفتہ رفتہ قادیان کی ہجرت کا کرب، گوارا ہوتا گیا۔ وہ زخم مندمل تو نہ ہوا مگر اس کی کسک کم ہوتی گئی اور اب بھی جماعت احمدیہ قادیان سے محبت میں تو اسی طرح مستحکم ہے مگر اس کے ہجر و فراق میں اس طرح بے قرار نہیں رہی جتنی اس زمانہ میں تھی۔

ربوہ میں نیا مرکز بن گیا۔ پروانے شمع خلافت کے گرد جمع ہوتے رہے۔ ربوہ نے مرجع خلائق ہونے کے شرف حاصل کر لیا۔ اس مرکز سے دعوت الی اللہ کی کوششیں جاری ہوگئیں۔ اس مرکز کے ساتھ بھی مولوی صاحب کی وابستگی اسی طرح پختہ اور مستحکم رہی۔ 1973ء میں سیلاب آیا۔ آغا شورش کاشمیری نے نظم لکھی:

ربوہ بھی غرق ہوگا کسی وقت بالضرور
تاخیر ہو گئی ہے خدا کے عذاب میں!

اس زوردار نظم کا جواب مولوی ظفر محمد صاحب نے اس سے بھی زیادہ زوردار اور شاندار الفاظ میں لکھا:

آغا ہے آج جانئے کیوں پیچ و تاب میں
دل اس کا بے قرار ہے، جاں اضطراب میں
کوئی یہ اس سے پوچھے کہ اے بے ادب بتا!
گستاخیاں یہ کیسی ہیں ربوہ کے باب میں!
ربوہ کے پاؤں چوم کر جاتا ہے کیوں گزر!
پاس ادب ہے گویا کہ آب چناب میں!
ناداں تیرے دل میں تعصب کی آگ ہے
تو جل رہا ہے بغض و حسد کے عذاب میں!

مولوی صاحب کی یہ نظم اپنے اندر سیلاب کی سی روانی رکھتی تھی اور شورش کاشمیری کی نظم کا مسکت جواب ہے۔

سیلاب کے ذکر سے اپنے تنویر صاحب مرحوم کا ایک قطعہ بھی ذہن میں گھوم رہا ہے مگر افسوس کہ اس کے لفظ مستحضر نہیں۔ مضمون کچھ یوں تھا کہ سیلاب جھوم جھوم کر آگے گزر گیا؟ اور چوتھا مصرعہ برجستہ تھا کہ پانی:

ربوہ کے پاؤں چوم کر آگے گذر گیا!

مکرم مولوی صاحب کے ہاں بیانیہ نظمیں بہت ہیں اور بیانیہ نظمیں لکھنے کے لئے زبان پر قدرت کا ہونا لازمی امر ہوتا ہے۔ مثلاً یہ نظم جامعہ احمدیہ احمد نگر کے ان فارغ التحصیل مہمانوں کی تقریب میں پڑھی گئی جو 1955ء میں جامعہ میں تشریف لائے تھے۔

اے طالبان علم دبستان جامعہ
دیکھو انہیں جو آج ہیں مہمان جامعہ
ظاہر ہیں قوم قوم میں آثار زندگی
جاری ہے ملک ملک میں فیضان جامعہ
لیکن وہ علم موت ہے جس میں عمل نہ ہو
نکتہ رہے یہ یاد ، عزیزان جامعہ!

کیا صاف ستھری، سادہ، شستہ اور رفتہ زبان ہے۔ اسی لئے تو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے لکھا ہے:

''ان کا اسلوب کلام، سلاست اور روانی، محاورہ اور بندش کی خوبی اور فن شاعری کے لحاظ سے قابل قدر تصنیف ہے اور بہت سی نظمیں اپنی خوبی کے لحاظ سے سہل ممتنع ہیں!''

سہل ممتنع، ادب کی اصطلاح ہے اور ایسے کلام کے بارہ میں کی جاتی ہے کہ ہر پڑھنے والا سمجھے کہ اس قسم کے شعر کہنا تو بہت آسان ہے مگر خود کہنے بیٹھے تو کہہ نہ سکے! یعنی وہ شعر جو اتنا آسان ہو کہ فوراً سمجھ میں آجائے مگر اتنا مشکل ہو کہ اسے اپنے لفظوں میں بیان نہ کیا جاسکے!

مکرم مولوی ظفر محمد ظفر صاحب کے ہاں مقصدی شاعری کی فراوانی ہے۔ بے مقصد قافیہ پیمائی یا تُک بندی نہیں۔ خود فرماتے ہیں:

یا رب مشاعرے کو نہ اپنا قدم چلے
جب تک دماغ لے کے نہ مضموں اہم چلے
بے سود شاعری میں نہ اپنا گھسے قلم
تائید دین حق میں ہمارا قدم چلے!

اور یہ رنگ، تمام احمدی شعراء کا منفرد رنگ ہے۔ دعوت الی اللہ ان کا مطمح نظر ہے اس لئے وہ اپنے قلم کی جولانیوں کو اسی مقصد کے لئے وقف رکھتے ہیں۔ مکرم ظفر محمد ظفر صاحب نے اپنی قدرت کلام کو اس مقصد کے لئے محدود کر رکھا ہے۔ انہیں عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں پر قدرت حاصل تھی اس لئے ان کے ہاں تینوں زبانوں کی یکجائی کے نمونے ملتے ہیں اور تینوں زبانوں میں علیحدہ علیحدہ طبع آزمائی کے نمونے بھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ ان کا:

''طرز بیان نہایت دل نشیں (ہے) فارسی اردو اور عربی پر برابر دسترس'' (حاصل ہے)۔

مکرم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے بھی ان خصوصیات کو سراہا ہے کہ:

''انہیں عربی اور فارسی نظم لکھنے کا بھی ملکہ ہے''

میرا یہ مقام نہیں کہ میں ان کے فارسی اور عربی کلام پر رائے زنی کروں مگر مجھے ان کے اردو کلام نے ان کی استادانہ چابک دستی کا ادراک عطا کیا ہے۔ ان کے عربی اور فارسی کے امتزاج کا ایک نمونہ ان کی وہ نظم ہے جس کا ایک مصرعہ عربی اور دوسرا فارسی کا ہے:

شراب روح پرور بخش ساقی
تکاد تبلغ النفس التراقی
قسم بخدا کہ صادق ہست احمد
الی رب العلیٰ نعم المراقی
پیام وصل جاناں احمدیت
تبشرنا بریحان التلاقی
ظفر گر ہوش میداری توکل
علی اللّٰہ الذی حی و باقی

اب ہمارے ہاں ایسی چابک دستی سے عربی اور فارسی اور تینوں زبانوں کے برتنے والے شاعر کہاں ہیں؟ ؎

اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

نئے لکھنے والوں کے لئے مکرم مولوی صاحب کا کلام بہرحال مشعل راہ رہے گا اور انہیں الفاظ کو برتنے کا سلیقہ سکھانے کا موجب بنے گا!

رشتہ کے مسئلہ کا انتہائی عاجزانہ دعاؤں سے آغاز کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''رشتہ خواہ بیٹی کا پیش نظر ہو یا بیٹے کا یا کسی اور عزیز کا، ہرصورت میں ماں باپ کی یہ پہلی اور بنیادی ذمہ داری ہے کہ رشتہ کے مسئلہ کا انتہائی عاجزانہ دعا کے ساتھ آغاز کریں۔ دعاؤں کو رشتہ میں بہت اہمیت ہے اور دعاؤں کا اثر اولاد پر بہت دور تک پڑتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاک نمونہ کو دیکھیں کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے لیے بہت پہلے ہزاروں سال پہلے سے دعا کی ہوئی تھی اور آنحضرت ﷺ تو جو تھے وہ بہرحال اللہ کی تقدیر میں بننا ہی تھا لیکن ان دعاؤں کا بھی ضرور دخل ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ کا یہ احسان کبھی بھی نہیں بھلایا اور اپنے اوپر درود میں حضرت ابراہیمؑ پر درود بھی لازم کردیا۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد کے لئے شادی سے پہلے دعائیں کی ہوئی تھیں تو دعاؤں میں ضرور اپنی اولاد کو یاد رکھا کریں اور اس کے نتیجہ میں جو رشتے بھی ان کے ہوں گے وہ بھی اللہ کے فضل سے اچھے ہوں گے۔ بعض لوگ خاندانوں کی ظاہری شان و شوکت کی خاطر شادی کرلیتے ہیں یا محض مال اور حسن و جمال کی وجہ سے شادی کرلیتے ہیں ایسے گھرانوں کے انتخاب اور پسند کے پیمانے دنیا کے تابع ہونے کے باعث کبھی درست ثابت نہیں ہوتے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2001ء الفضل انٹرنیشنل 6 اپریل 2001ء صفحہ 7)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم نصیر احمد صفدر صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم احتشام عمر صاحب کو خدا نے اپنے فضل سے مورخہ 29 ستمبر 2011ء کو دوسری بیٹی عطا کی ہے جس کا نام روحہ عمر تجویز ہوا ہے جو خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولودہ مکرم چوہدری میاں خاں صاحب آف کالس ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب آف گھٹیالیاں حال امریکہ کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولودہ کے نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

مکرم محبّ اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ سمیرہ نزہت صاحبہ بنت مکرم عنایت اللہ خالد صاحب مرحوم کی تقریب شادی مورخہ 7/اکتوبر 2011ء کو ہمراہ مکرم محمد شکیل صاحب ابن مکرم محمد اسلم صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ منعقد ہوئی۔قبل ازیں ان کا نکاح مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے 4 ستمبر 2011ء کو بیت مبارک ربوہ میں کیا۔ رخصتی کے موقع پر مکرم محمد طارق محمود صاحب صدر محلّہ دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

ولادت

مکرم محمد ایوب قمر صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو دوسری نواسی سے مورخہ 11 ستمبر 2011ء کو نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ملیحہ عفت عطا فرما کر تحریک وقف نو میں شامل فرمایا ہے۔ جو مکرم شیخ احمد نعیم صاحب ابن مکرم شیخ سلیم احمد صاحب دارالشکر کی بیٹی ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

ولادت

مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے مکرم حافظ طارق احمد شہزاد صاحب اور بہو مکرمہ ناعمہ طارق صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24/اکتوبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شمولیت کی منظوری دیتے ہوئے سبیکہ طارق نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک محمد منیر صاحب ملتان ریٹائرڈ انجینئر ریلوے کی نواسی اور مکرم میاں محمد دین صاحب مرحوم آف مانگٹ اونچا رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو کامل صحت وتندرستی کے ساتھ عمر دراز والی، نیک صالحہ، خادمہ دین، دین ودنیا کی حسنات پانے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

ولادت

مکرم آصف احمد خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا اور مکرمہ اہلیہ عابدہ آصف صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ/اکتوبر 2011ء کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولود بیٹی کا نام ریانہ احمد رکھا گیا ہے۔نومولودہ مکرم منور احمد خان صاحب ناصر آباد ربوہ کی پوتی اور مکرم (ر) پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب دارالعلوم ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو ہمیشہ اپنی امان میں رکھے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور دینی و دنیاوی حسنات کی وارث ہو۔آمین

درخواست دعا

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم لکھتی ہیں کہ میری بہو اور بھانجی مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ساجد مبشر صاحب گردوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ڈائیلائیسز ہو رہا ہے اس کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا سے نوازے۔آمین

ولادت

مکرم محمد خلیل صاحب سابق صدر سکھیکی منڈی ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم ظفر عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ اور بہو مکرمہ آصفہ ظفر صاحبہ کو مورخہ 24/اکتوبر 2011ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام فوزان احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے اور مکرم کمال الدین اکمل صاحب مرحوم سابق ڈپٹی ڈائریکٹر P.A.D.S گڑھی شاہو لاہور کا نواسہ ہے۔ بچے کی پیدائش میجر آپریشن کے ذریعہ ہوئی ہے۔احباب جماعت کی خدمت میں ماں اور بچے کی صحت وتندرستی، نومولود کی درازیٔ عمر اور نیک سیرت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم طاہر احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے والد محترم مولوی محمد اسماعیل اسلم صاحب واقف زندگی ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد حال دارالعلوم غربی صادق ربوہ مورخہ 13/اکتوبر 2011ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے اور مکرم مولوی فضل دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد تھے۔ناروے اور جرمنی سے آپ کے بچوں کی آمد کے بعد مورخہ 20 اکتوبر 2011ء کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔آپ واقف زندگی تھے اور تمام عمر خدمت دین میں گزاری۔تحریک جدید میں مختلف وکالتوں میں ذمہ داریاں ادا کیں جیسے وکالت مال، وکالت تبشیر، وکالت زراعت اور سب سے زیادہ خدمت کا عرصہ وکالت تعلیم میں گزرا۔آپ محلّہ دارالیمن کے (اس وقت جب درہ سے لے کر ایک ہی محلّہ ہوتا تھا) زعیم خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ، سیکرٹری مال اور 25 سال سے زائد عرصہ تک صدر محلّہ رہے۔آپ کو بطور نائب صدر عمومی اور کچھ عرصہ قائمقام صدر عمومی بھی خدمات کی توفیق ملی۔آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور تین بیٹیاں اور 21 پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم ناصر احمد محمود صاحب ناروے کو سات سال تک نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ کی نسل میں 10 پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہیں۔

آپ کی اولاد کی تفصیل یہ ہے۔مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ مکرم سلیمان احمد شاہد صاحب ربوہ، مکرم ناصر احمد محمود صاحب ناروے، خاکسار، مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب مربی سلسلہ قصور، مکرم منور احمد سعید صاحب کراچی، مکرم مبارک احمد شاہد صاحب جرمنی اور مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ زوجہ مکرم احسان احمد قمر صاحب راولپنڈی۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ابا جان کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو ان کی خوبیاں اپنانے اور صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں

خاکسار کی پھوپھو محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم عمر 82 سال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 22 ستمبر 2011ء کو کچھ عرصہ بیماری کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں آپ کی نماز جنازہ مربی سلسلہ علامہ اقبال ٹاؤن نے حلقہ علامہ اقبال لاہور میں پڑھائی۔اسی دن آپ کو احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد دعا مرحومہ کے داماد مکرم سعید احمد صاحب سبزہ زار لاہور نے کروائی۔آپ حضرت چراغ دین صاحب زرگر رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے اور مکرم عزیز الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں (بحوالہ تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 243 شیخ عبدالقادر سوداگرمل) آپ کے چار بیٹے مکرم عارف احمد صاحب، مکرم پرویز احمد صاحب، مکرم جاوید احمد صاحب، مکرم جمشید احمد صاحب اور دو بیٹیاں وفات پا چکی ہیں۔ دو بیٹیاں محترمہ ناہید سعید صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد صاحب سبزہ زار لاہور اور محترمہ طیبہ ندیم صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم احمد صاحب کراچی اپنے پیچھے سوگوار چھوڑی ہیں۔آپ بہت نیک مہمان نواز تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اپنے قرب میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیرئیر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

رینٹل پاور منصوبوں کو منسوخ کر سکتے ہیں

چیف جسٹس سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ رینٹل پاور کی شفافیت ثابت نہ ہوئی تو منصوبے ختم بھی کئے جا سکتے ہیں۔ غیر قانونی منصوبوں کی کابینہ سے منظوری کا ہرگز مطلب نہیں ہے کہ یہ قانونی ہو جاتے ہیں۔ چیف جسٹس نے یہ بھی کہا کہ عدالت کابینہ کے کسی بھی ایسے فیصلے کو تسلیم نہیں کر سکتی جو ماورائے قانون کئے گئے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اشتہار کے بغیر دیئے گئے منصوبے قواعد وضوابط کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

پاکستان اور ترکی کا انقرہ تا اسلام آباد گل ٹرین منصوبے کو مزید اپ گریڈ کرنے پر اتفاق

پاکستان اور ترکی نے مجوزہ گل ٹرین منصوبے کو مزید اپ گریڈ کرنے پر اتفاق کیا ہے تا کہ انقرہ اور اسلام آباد کے درمیان فاصلے کو سولہ دنوں کے بجائے گیارہ دنوں میں طے کیا جا سکے۔ یہ اتفاق رائے استنبول میں افغانستان، پاکستان اور ترکی کے سہ فریقی اجلاس کے موقع پر پاک ترک صدور کے درمیان وفود کی سطح پر ہونے والے اعلیٰ سطحی مذاکرات کے دوران طے پایا۔

پیپکو کی نجکاری کے خلاف ملازمین کے مظاہرے

پیپکو کی ممکنہ نجکاری کے خلاف واپڈا ملازمین کے ملک بھر میں مظاہرے۔ دفاتر کی تالہ بندی کی گئی۔ جبکہ مظاہرین نے مطالبات نہ ماننے کی صورت میں ملک بھر کی بجلی بند کرنے کی دھمکی دیدی۔

سپاٹ فکسنگ کیس کا فیصلہ

لندن کی کراؤن کورٹ کی 12 رکنی جیوری نے دھوکہ دہی اور پیسے لینے کا الزام ثابت ہونے پر 2 پاکستانی کرکٹرز سلمان بٹ اور محمد آصف کو مجرم قرار دے دیا۔ جبکہ محمد عامر اس سے پہلے ہی اپنا جرم قبول کر چکے ہیں۔

دنیا کی آبادی 7 ارب ہوگئی

اقوام متحدہ کے اعداد وشمار کے مطابق صرف پچاس برس کے دوران دنیا کی آبادی میں دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا کی آبادی میں ہر سال آٹھ کروڑ انسانوں کا اضافہ ہوتا ہے۔ تازہ اعداد وشمار نے بہت سے ماہرین کو حیران کر دیا ہے کیونکہ دنیا کی آبادی میں اضافہ ان کی توقعات سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے ہو رہا ہے۔ اب دنیا کی کل آبادی 7 ارب ہوگئی ہے۔ جبکہ ماہرین نے کہا ہے کہ 21ویں صدی کے اختتام تک دنیا کی آبادی 10 ارب ہو جائے گی۔

ضرورت کارکنان درجہ چہارم

جامعہ احمدیہ میں بالمقطع درجہ چہارم (چوکیدار) کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست دہندہ کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایسے خواہشمند افراد جو خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہیں، اپنی درخواستیں امیر/ پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ مورخہ 10 نومبر 2011ء تک دفتر وکالت دیوان میں جمع کروا دیں۔ درخواست کے ہمراہ شناختی کارڈ اور سند میٹرک کی تصدیق شدہ کاپی اور ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر بھی جمع کروا دیں۔ چوکیدار کیلئے ریٹائرڈ فوجیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ ھبۃ الودود صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم افتخار احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد شاد صاحب (پی ٹی آئی) مورخہ 28/اکتوبر 2011ء کو بوقت چار بجے سہ پہر منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز دعا سے ہوا محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ وایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ شادی دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔نومبر

طلوع فجر	4:58
طلوع آفتاب	6:24
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:19

درخواست دعا

مکرم مرزا وقاص بیگ صاحب ابن مکرم مرزا وقار بیگ صاحب وفاقی کالونی لاہور ڈینگی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 042-35301549-50-042-34890083
موبائل: 042-35418406-37448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

FR-10

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
لیڈیز اینڈ جینٹس سوٹنگ شادی بیاہ کی فینسی اور کامدار ورائٹی دستیاب ہے
عزیز کلاتھ ہاؤس کارز جھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

خوشخبری
Govt. Lic #
ID.541
IATA
اسلام آباد/ لاہور سے بیرون ملک ڈائریکٹ پروازوں پر خصوصی پیکیج

منزل	یکطرفہ	دوطرفہ
لندن	41000/-	77,900/-
برمنگھم	41000/-	75000/-
مانچسٹر	41000/-	75000/-
فرینکفرٹ	43000/-	73000/-
ایمسڈرم	48100/-	76,500/-
پیرس	45000/-	74000/-
نیویارک	68500/-	113000/-
ٹورانٹو	69300/-	118,800/-

SABINA TRAVEL CONSULTANT
Islamabad:051-2871329 / 300-5105594
Rabwah: 047-6211211-6215211/ 0334-6389399